سبق: ۸ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سبق کا متن سُن کر معلومات اخذ کر سکیں اور سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نکات اور مرکزی خیال اخذ کر سکیں۔
- کسی بھی نثر پارے کو درست تلفّظ، آہنگ کے ساتھ دُہرا سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں پیش کیے جانے والے اخلاقی، معاشی و معاشرتی حوالے سے خبروں، ڈراموں، فیچروں اور دستاویزی فلموں سے متعلق گفت گو کر سکیں۔
- روزمرّہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حصّہ لے سکیں۔
- عبارت (نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلُومات اور تصوّرات اخذ کر سکیں۔
- نثر پڑھ کر خلاصہ/ مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- درسی کتب اور دیگر کتب میں پیش کیا گیا متن پڑھ کر معلُوماتی اور اطلاقی نوعیت کے سوالوں کے جواب تحریر کر سکیں۔
- صحّتِ زبان (اعراب) کا خیال رکھتے ہوئے جُملے بنا سکیں۔
- مترادف اور متضاد الفاظ کی (عبارت میں) پہچان اور استعمال کر سکیں۔

سوچیں اور بتائیں

- لفظ "رواداری" سے آپ کے ذہن میں کیا خیال آتا ہے؟
- ہمیں دوسروں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- اِسلام اور مسیحیت دُنیا کے دو بڑے مذاہب ہیں۔
- بیت المقدس مُسلمانوں، مسیحیوں اور یہودیوں تینوں مذاہب کے لیے قابلِ احترام ہے۔
- رواداری ایک معاشرتی قدر ہے جو مختلف خصوصیات کے حامل لوگوں کے درمیان بقائے باہمی کا اُصول واضح کر دیتی ہے۔
- رواداری کی مختلف اِقسام میں برداشت، نسلی رواداری، مذہبی رواداری اور سماجی رواداری شامل ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

- تدریسی مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے ہر سبق کے آغاز میں "حاصلاتِ تعلّم" درج ہیں۔ اِن نکات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اس سبق کی تدریس کی جائے۔
- طلبہ کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے "سوچیں اور بتائیں" کے عنوان سے سوالات اور "کیا آپ جانتے ہیں" کے عنوان سے اضافی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
- سبق کی تفہیم کو پرکھنے اور طلبہ کی توجّہ برقرار رکھنے کے لیے مطالعہ کے دوران میں "ٹھہریں اور بتائیں" کے عنوان سے بھی سوالات شامل کر دیے گئے ہیں۔
- سبق میں طلبہ کی دِل چسپی پیدا کرنے کے لیے پڑھانے سے قبل اور دورانِ تدریس متعلقہ سوالات پوچھے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ تمام طلبہ اِس عمل میں شریک ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

الفاظ	پیشِ نظر	تحمل	فریضہ	مسلکی	مذموم	مبذول	معتدل
تَلَفُّظ	پے۔شے۔نَ۔ظَر	ت۔حَم۔مل	ف۔ری۔ضہ	مَس۔لَ۔کی	مَذ۔مُوم۔م	مب۔ذُو۔ل	مع۔ت۔دل

عابد خورشید صاحب اُردُو کے بہترین اُستاد ہیں۔ وہ پڑھاتے ہوئے طلبہ کی تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ آج صبح جب وہ گھر سے سکول کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں ایک جگہ بھیڑ دیکھ کر رُک گئے۔ قریب جا کر دیکھا تو پتا چلا کہ دو افراد کے درمیان معمولی سی بات پر جھگڑا ہوا اور ایک نے دوسرے کو چھری سے زخمی کر دیا۔ پولیس نے فوراً زخمی کو ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کیا اور ملزم کو گاڑی میں بٹھا کر تھانے میں لے گئے۔ عابد خورشید صاحب حساّس دل رکھنے والے آدمی ہیں۔ اُنھیں بہت افسوس ہوا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کیوں صبر اور تحمل سے پیش نہیں آتے۔ اختلافِ رائے کو خوش دِلی سے برداشت کرنے کی بجائے ذاتی ضِد اور اَنا کا مسئلہ کیوں بنا لیتے ہیں۔ اُن کے ذہن میں فوراً خیال آیا کہ ہمیں اپنے بچّوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ اس طرح انجام دینا چاہیے کہ اُن میں تحمل، حلم اور برداشت کی خصوصیات پیدا ہوں۔ وہ سمجھ سکیں کہ اختلافِ رائے گفت گُو کا حسن ہوتا ہے۔ ہر شخص کو قانون اور اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ آج اُن کا سبق بھی برداشت اور رواداری کے موضوع پر تھا۔ اُنھوں نے یہ موقع غنیمت جانا اور سوچا کہ بچّوں کو آج اس حوالے سے بھرپور معلومات بہم پہنچائی جائیں۔

سکول پہنچ کر وہ جیسے ہی کمرہ جماعت میں داخل ہوئے تو تمام بچّوں نے یک زبان ہو کر اَدب سے السلام علیکم کہا۔ اُنھوں نے وعلیکم السلام کَہ کر بچّوں کو سلام کا جواب دیا۔

ٹھہریں اور بتائیں

- عابد خورشید صاحب کیسے آدمی ہیں؟
- گفتگو کا حسن کسے کہتے ہیں؟

عابد خورشید صاحب: بچّو! کیا آپ میں سے کوئی برداشت اور رواداری کا مفہوم بتا سکتا ہے؟

(جماعت کے چند طلبہ نے ہاتھ بلند کیے)

اُنھوں نے عامر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: جی عامر بیٹا! آپ بتائیے۔

عامر: سر! دوسروں کے ساتھ اخلاق کے ساتھ پیش آنا شاید رواداری ہے۔

عابد خورشید صاحب نے عامر کو بیٹھنے اور احمد کو بات کرنے کا موقع دیا۔

احمد: میرے خیال میں ہم جب ایک دوسرے کی سخت باتوں کو برداشت کرتے ہیں تو اسے رواداری کہتے ہیں۔

عابد خورشید صاحب: (دونوں طلبہ کو شاباش دیتے ہوئے) دُرست کہا آپ دونوں نے۔ مَیں اس کی مزید وضاحت کرتا ہوں اور یہ بھی بتاتا ہوں آپ کو کہ ہمیں کن کن موقعوں پر رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ مذاہب عالم ہمیں اس حوالے سے کیا سکھاتے ہیں۔

NOT FOR SALE-PESRP

اُنھوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا:

سادہ الفاظ میں آپ رواداری کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ ہمیں اُن لوگوں کو بھی برداشت کرنا ہوتا ہے جن کے ساتھ ہمارا کسی بھی طرح کا مذہبی، لسانی، مسلکی، نسلی یا سیاسی اختلاف ہو اور اس اختلاف کی بنا پر ہم اُنھیں ناپسند کرتے ہوں۔ ہمیں نہ تو اُن سے محبت کرنا ہوتی ہے اور نہ ہی نفرت بلکہ اُن کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔ ہر کسی کو اپنے عقیدے اور نظریے کے مطابق جینے کا حق ہے۔ یہ حق اُنھیں مذہب بھی دیتا ہے اور قانون بھی۔

دُنیا کے تمام مذاہب اَمن، صُلح جوئی، بھائی چارے اور رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔ کوئی مذہب اپنے پیروکاروں کو دوسروں سے نفرت کرنا نہیں سکھاتا۔ اگر ہم دوسروں کے ساتھ نرمی اور محبّت سے پیش آئیں گے تو ہی وہ ہماری بات سنیں گے اور برداشت کریں گے۔ دینِ اسلام میں برداشت اور رواداری پر بہت زور دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

> ”تو (اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ !) یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے کہ آپ ان کے حق میں بڑے نرم ہیں اور اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یقیناً وہ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے تو آپ اُن سے در گزر کیجیے۔“
>
> (آلِ عمران، آیت:۱۵۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اعلیٰ ترین اخلاق کا مالک بنایا اور اپنے پیغمبر سے مخاطب ہو کر کہا کہ اللہ نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر احسان کیا اور آپ کو نرم دل اور مہربان اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، اگر آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سخت مزاج اور سخت دِل ہوتے تو لوگ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے قریب آنے کے بجائے آپ سے دور بھاگتے۔ لہٰذا آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) لوگوں کے ساتھ درگزر کا رویہ اختیار کریں۔

(سب بچّے بغور اُستادِ محترم کی گفت گو سن رہے تھے۔)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی میں درگزر کرنے کی لاتعداد عملی مثالیں موجود ہیں۔ فتح مکہ کا موقع ہو یا سفرِ طائف کا واقعہ، جنگی قیدیوں کی بات ہو یا دُشمن کی عورتوں اور بچّوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہر موقع پر صبر و تحمل، صلہ رحمی، معافی، حُسنِ سلوک، برداشت اور رواداری کا سلوک روا رکھا۔ میثاقِ مدینہ رواداری کی عمدہ ترین مثال ہے۔

اسلام نے اقلیتوں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے:

”دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔“ (البقرہ،۲۵۶)

یعنی ہر کسی کو اپنی مرضی سے اپنے مذہب اور طریقوں پر جینے کا حق ہے۔ اس معاملے میں اُس سے کسی طور سختی کا رویہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔ دینِ اسلام میں، اسلامی ریاست میں مقیم غیر مسلموں کو جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے اور اُن کے ساتھ اچھے سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔

حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

NOT FOR SALE-PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

”سنو! جس نے کسی معاہد (اقلیتی فرد) پر ظلم کیا یا اُس کا کوئی حق چھینا یا اُس کی طاقت سے زیادہ اُس پر بوجھ ڈالا یا اُس کی کوئی چیز بغیر اُس کی مرضی کے لے لی تو قیامت کے دِن مَیں اُس کی طرف سے وکیل ہوں گا۔“

(سنن ابوداؤد، حدیث:۳۰۵۲)

اس حدیث سے واضح ہے کہ حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی حمایت کو ترجیح دی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اُس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔ نفرت افراد کی سطح پر ہو، خاندانوں، قبیلوں یا گروہوں کے درمیان یا اس سے بھی اُوپر اُٹھ کر قوموں اور ملکوں کے بیچ ہو، اس سے سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ دُنیا میں وبائی امراض یا قدرتی آفات سے اُتنی ہلاکتیں نہیں ہوئیں جتنی انسانوں کی مذہب، قوم، قبیلے اور فرقوں کی بنیاد پر نفرت کی وجہ سے ہونے والی جنگوں سے ہوئی ہیں۔ خاص کر مذہب اور رنگ و نسل کے امتیاز پر تو لاتعداد انسانوں کا خون بہایا گیا۔ اسلام میں اس کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔“

(المائدہ، آیت:۳۲)

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔ ہمارے مُلک کا آئین اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔ ہمارے وطن کے جھنڈے میں سفید رنگ بھی اقلیتوں کی نمائندگی کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے کچھ مُلک دُشمن عناصر ہمارے درمیان نفرت اور بدامنی کی فضا پیدا کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ وہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے ہمیں مذہب، مسلک، صوبائیت، لسانیت اور سیاست وغیرہ کے نام پر اشتعال دلانے اور لڑوانے کی تاک میں رہتے ہیں۔ ہمیں ایسے لوگوں کے جال میں نہیں پھنسنا بلکہ عقل اور تدبیر سے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔

یاد رکھیں! سب سے پہلے ہم انسان ہیں، اس کے بعد مسلمان، ہندو، مسیحی، سکھ یا کچھ اور ہیں۔ خون کسی کا بھی ہو، کوئی مذہب ناحق خون بہانے کی اجازت نہیں دیتا۔ معروف شاعر ساحر لدھیانوی نے کیا خوب کہا ہے:

خون اپنا ہو یا پرایا ہو
نسلِ آدم کا خون ہے آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امنِ عالم کا خون ہے آخر

ٹھہریں اور بتائیں

- ہمیں کن کن معاملات میں رواداری اختیار کرنی چاہیے؟
- کون سا دین سب سے زیادہ برداشت اور رواداری پر زور دیتا ہے؟

ہمیں نا صرف انفرادی سطح پر بلکہ بطور قوم عالمی سطح پر بھی اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ اختلافات کا حل باہمی بات چیت اور صلح پسندی میں ہے۔ دُنیا میں آج سے قبل دو عالمی جنگیں ہو چکی ہیں جن میں لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن گئے۔ اس اتنے بڑے انسانی المیے کے بعد دُنیا نے شدت سے قیامِ امن کے لیے عالمی سطح پر کسی ادارے کی ضرورت کو محسوس کیا جس کے نتیجے میں اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔

اقوامِ متحدہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے۔ دوسری عالمی جنگ (۱۹۳۹ء۔۱۹۴۵ء) کی تباہ کاریوں نے دُنیا کی توجّہ ایسے کسی ادارے کے قیام کی طرف مبذول کروائی جس کا بنیادی مقصد اقوامِ عالم کے درمیان اختلافات کے خاتمے اور امن و امان کی صورتِ حال کو یقینی بنانا ہو۔ اس کے نتیجے میں

NOT FOR SALE-PESRP

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔ قیام سے اب تک اس ادارے نے دُنیا بھر میں اَمن و امان، تحمل، برداشت اور رواداری کے رویوں کو فروغ دینے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی مناسبت سے ہر سال اس ادارے کے تحت دُنیا بھر میں ۱۶ نومبر کا دن، برداشت اور رواداری کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جس کا مقصد اقوامِ عالم کو یہ پیغام دینا ہے کہ ملکی اور عالمی سطح پر قومی، لسانی، تہذیبی، مذہبی اور مسلکی اختلافات بھلا کر معتدل رویوں کے زیرِ اثر برداشت اور رواداری کی قدروں کو پروان چڑھایا جاسکے۔ ایک دوسرے کے عقائد و نظریات سے اختلافات کے باوجود باہمی احترام اور برداشت ہی سے یہ دُنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ ہمارا کردار اس شعر کے مصداق ہونا چاہیے:

دُشمن بھی جو چاہے تو مری چھاؤں میں بیٹھے
مَیں ایک گھنا پیڑ سرِ راہ گُزر ہوں

عابد خورشید صاحب کی گفت گُو جاری تھی کہ گھنٹی بجنے پر کلاس ختم ہونے کا اعلان ہوا۔ وہ طلبہ کو برداشت اور رواداری کے رویّوں کو اپنی شخصیت کا حصّہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر کلاس سے رُخصت ہو گئے۔

ٹھہریں اور بتائیں

- دُنیا میں آج سے قبل کتنی عالمی جنگیں ہو چکی ہیں؟
- اقوامِ متحدہ کا ادارہ کب بنایا گیا؟

ہم نے سیکھا:

- ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنا چاہیے۔
- ہمیں دوسرے تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔
- رواداری معاشرے میں بقائے باہمی کا باعث ہے۔
- رواداری اور برداشت قومی، مذہبی سماجی، جنسی مسلکی اور نسلی بنیادوں پر تحمل اختیار کرنے کا نام ہے۔

برائے اساتذہ کرام

- بچّوں کو تحمل، رواداری اور برداشت کا درس دیں۔

مشق

۱ سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

(الف) بچّوں کی تعلیم و تربیت کرتے ہوئے کس بات کا دھیان رکھنا چاہیے؟

(ب) دونوں افراد کے جھگڑے کا کیا نتیجہ نکلا؟

(ج) رواداری کسے کہتے ہیں؟

(د) دُنیا میں سب سے زیادہ ہلاکتیں کیسے ہوئیں؟

(ہ) اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنے کا کہا؟

(و) برداشت اور رواداری کا عالمی دن کب منایا جاتا ہے؟

(ز) اختلافات کا حل کس چیز میں پوشیدہ ہے؟

NOT FOR SALE-PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

۲ سبق کے مطابق دُرست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) عابد خورشید صاحب بہترین اُستاد ہیں:

(i) اُردو کے (ii) انگریزی کے (iii) کیمسٹری کے (iv) فزکس کے

(ب) افراد کے درمیان معمولی سی بات پر جھگڑا ہوا:

(i) دو (ii) تین (iii) چار (iv) پانچ

(ج) ہم ایک دوسرے کے ساتھ کیوں پیش نہیں آتے:

(i) رواداری سے (ii) صبر اور تحمل سے (iii) محبت اور پیار سے (iv) اشفقت سے

(د) ہر کسی کو جینے کا حق ہے:

(i) اپنے عقائد کے ساتھ (ii) اپنے عقائد و نظریات کے ساتھ

(iii) اپنی سوچ کے ساتھ (iv) اپنی ہمّت کے ساتھ

(ہ) اسلام کے نام پر قائم ہوا:

(i) عراق (ii) ملائیشیا (iii) ایران (iv) پاکستان

(و) دُنیا میں بڑی عالمی جنگیں ہو چکی ہیں:

(i) دو (ii) تین (iii) چار (iv) پانچ

(ز) برداشت اور رواداری کا عالمی دن منایا جاتا ہے:

(i) 16؍نومبر کو (ii) 16؍اکتوبر کو (iii) 16؍نومبر کو (iv) 16؍دسمبر کو

(ح) 1945ء کو قیام عمل میں آیا:

(i) او۔آئی۔سی کا (ii) عالمی بینک کا (iii) اقوامِ متحدہ کا (iv) سارک کا

۳ غلط فقروں کے سامنے × اور درست فقروں کے سامنے ✓ کا نشان لگائیں۔

(الف) عابد خورشید صاحب حساس دِل رکھنے والے آدمی ہیں۔ [ ]

(ب) اختلافِ رائے گفت گو کی بدصورتی ہے۔ [ ]

(ج) کسی شخص کو قانون اور اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر بات کرنے کا حق نہیں۔ [ ]

(د) ہر کسی کو اپنے عقیدے اور نظریے کے مطابق جینے کا حق ہے۔ [ ]

(ہ) دنیا میں آج سے قبل تیل عالمی جنگیں ہو چکی ہیں۔ [ ]

(و) ۱۸ نومبر کا دن، برداشت اور رواداری کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ [ ]

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE-PESRP

۴ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جُملے
تلقین	______
وبائی	______
درپے	______
لقمۂ اجل	______
گہوارہ	______

۵ مندرجہ ذیل سوالات کے مفصّل جواب دیں۔

(الف) مذاہبِ عالم ہمیں رواداری کے حوالے سے کیا تعلیم دیتے ہیں؟

(ب) اقوامِ متحدہ کا ادارہ کس مقصد کے لیے بنایا گیا؟

(ج) ملک دُشمن عناصر ملک میں کس وجہ سے نفرت اور بدامنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں؟

۶ مِل جُل کر رہنا کیوں ضروری ہے؟ گروپ کی شکل میں گفتگو کریں بعد ازاں اپنی رائے جماعت کے سامنے رکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

قواعد سیکھیں

۷ خط کشید کیے گئے الفاظ کے مترادف لکھ کر عبارت مکمل کریں۔

وہ دیکھنے میں بالکل لاغر اور ______ لگ رہا تھا۔ لاٹھی ٹیکتا اور جھک کے چلتا ہوا لیکن وہ اللہ کی رضا اور ______ میں خوش تھا۔ اُس نے اپنے مقدر اور ______ کو کبھی بُرا بھلا نہ کہا۔ تمام عمر رنج اور ______ برداشت کیے، مگر زبان پر کوئی گلہ کوئی ______ نہ لایا۔

۸ خط کشید کیے گئے الفاظ کے متضاد لکھ کر عبارت مکمل کریں۔

صبح سے ______ ہوگئی۔ وہ گھر نہیں لوٹا۔ پہلے جب کبھی وہ جاتا تھا تو دوپہر تک لوٹ ______ تھا۔ مجھے جا کر اس کی خبر لینی چاہیے۔ اچھے یا ______ مقدر کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔ مشکل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے، ______ نہیں جانا چاہیے۔ زندگی اور ______ اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

۹ اُردو کے اُستاد عابد خورشید صاحب نے برداشت اور رواداری کی جو وضاحت کی اُس کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

NOT FOR SALE-PESRP

سرگرمیاں

(الف) انٹرنیٹ، کُتب یا دیگر امدادی ذرائع کی مدد سے کم از کم دس مذاہبِ عالم کے نام لکھیں اور اِن کی اہم باتیں جماعت میں سُنائیں۔

(ب) گروپوں میں تقسیم ہو کر بیٹھیں۔ ہر گروپ کا ایک رُکن علّامہ اقبال کی نظم ''ہمدردی'' کو جماعت کے سامنے بآوازِ بلند تحت اللفظ میں پڑھے جب کہ گروپ کے باقی ارکان توجّہ سے سُنیں اور کوئی لفظ غلط ادا کرنے پر اپنے ساتھی کی اصلاح کریں۔

معلوماتِ عامہ

اُردو کی چند معروف کتابیں جن کے مطالعے سے آپ مُستفید ہو سکتے ہیں:

- بانگِ درا (از علامہ محمد اقبالؒ)
- دیوانِ غالب (از اسد اللہ خاں غالب)
- گلستانِ سعدیؒ (از سعدی شیرازی)
- الفاروق (از شبلی)
- آنگن (از خدیجہ مستور)
- آخری چٹان (از نسیم حجازی)
- آوازِ دوست (از مختار مسعود)
- بنتِ نیل (از نسیم حجازی)
- دُنیا گول ہے (از ابنِ انشا)
- داستان ایمان فروشوں کی (از عنایت اللہ التمش)
- شہرِ سخن آراستہ ہے (کلیات از احمد فراز)
- نسخہ ہائے وفا (از فیض احمد فیض)

معلوماتِ عامہ

سموگ: سموگ فضائی آلودگی کی ایک قسم ہے۔ فضا میں موجود آلودگی اور بخارات کا سورج کی روشنی میں دُھند سے ملنا سموگ کو جنم دیتا ہے۔ دُھند کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے لیکن سموگ دُھند میں دُھوئیں اور بخارات کی آمیزش سے مٹیالے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔

برائے اساتذہ کرام

- سرگرمی (ب) کے لیے تختۂ تحریر پر علّامہ اقبال کی نظم ''ہمدردی'' لکھیں اور پھر طلبہ کو چند گروپوں میں تقسیم کر دیں۔ اب ہر گروپ کے ایک ایک رُکن کو باری باری یہ نظم بآوازِ بلند تحت اللفظ کے ساتھ پڑھنے کا، جب کہ متعلقہ گروپ کے باقی ارکان کو اپنے ساتھی کی غلطی کی صورت میں اس کی اصلاح کرنے کا کہیں۔ نیز معلم/معلمہ اس دوران میں ہر گروپ پر گہری نظر رکھیں اور دیکھیں کہ کیا غلطی بتانے والے درست غلطی بتا رہے ہیں یا نہیں۔ جو طالب علم اپنے کسی ساتھی کی دُرست اصلاح کرے، اس کو متعلقہ مصرع یا شعر درست انداز میں پوری جماعت کے سامنے پڑھنے کو کہیں۔

NOT FOR SALE-PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale